Registered　　　　　　　　　　　　　　　　L. No. 89.

ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے

نور افشاں

۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ عیسوی

آفتاب کے طلوع سے لیکے اسکے غروب تک خداوند کا نام ممدوح ہوگا (زبور ۱۱۳)



ان لوگوں نے جو اندھیرے میں بیٹھے تھے بڑی روشنی دیکھی اور ان پر جو موت کے ملک کے سایہ میں بیٹھے تھے نور چمکا (متی ۴: ۱۶)

تم پر جو میرے نام سے ڈرتے ہو آفتاب صداقت طلوع ہوگا اور اسکے پنکھوں میں شفا ہوگی (ملاکی ۴: ۲)

دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عمانوئیل رکھینگے (یسعیاہ ۷: ۱۴)



جلد (۳۵)　　　　　　　　　　نمبر (۵۱)



ہیپی کرسمس

ابن خدا کی آج تولد کی عید ہے + دنیا میں ایک دن یہی یوم السعید ہے
سب کی زباں پہ ہیپی کرسمس کی ہو صدا + ہر جا پہ واعظا یہی گفت و شنید ہے

عید تولد مبارک ہو

یاد مسیح میں جان ہو بیقرار لگی ہوئی
آتا ہے آج کون سماسے بحرو فسر
مایوس آج کوئی گنہگار کیوں رہے
مرجھا کے سوکھ جائینگے ثمرات موت کے
عالم تمام کسکی ہی یوں انتظار میں
جنت کی آرزو ہے نہ فردوس کی ہوس

ہر لحظہ آنکھ میری ہے اوپر لگی ہوئی
ہر ایک آنکھ ہے جو فلک پر لگی ہوئی
امید مغفرت ہو سراسر لگی ہوئی
ہوا سکے پیچھے دیکھئے صرصر لگی ہوئی
تیری خبر ہے آنے کی ہر گھر لگی ہوئی
ہمکو امید ان سے ہے بہتر لگی ہوئی
اٹھکر نظم مسیحا کی تمجید واعظا

کیسا عجب نظارہ ہے عالم میں دیکھئے
عالم میں آج کیسی مہک زندگی کی ہے
سارے جہانکے مردے اٹھیں ایک آن میں
بخشی خاصیاں ہو فقط تو ہی المسیح
آب بقا سے زندگی پائیں نہ وہ کبھی
جنت سے بڑھکے تیرا ہو دیدار المسیح
تیری غزل کی یاد ہے گھر گھر لگی ہوئی

بیت اللحم پہ دیدۂ اختر لگی ہوئی
باد صبا ہے گویا کہ کو شر لگی ہوئی
زیبا ہے موت قعر سمندر لگی ہوئی
ہو تجھ پہ مہر خالق اکبر لگی ہوئی
جن کی ہو آس ابا نہ و فرقر لگی ہوئی
عاشق کی آنکھ تجھپہ ہو دادر لگی ہوئی

ایڈیٹوریل نوٹس

ناظرین ـ آپ کو بڑا دن مبارک ہووے

نورافشاں کے ہر ایک ناظر کی نسبت ہماری دلی دعا اور خواہش ہے کہ اُن کے لئے مسیح کی پیدائش کی یادگاری مبارک ہو ہم جانتے ہیں کہ مسیح کا مجسم ہونا جہاں ایمان لانے والوں کے لئے ایک بڑی برکت اور جلال کا باعث ہے وہاں اُن کے لئے جو ایمان نہیں لائے زیادہ سزا کے بڑھانے کا سبب ہوگا مسیح کے اس دنیا میں آنے کی غرض یہہ تھی کہ وہ ہم کو ہمارے گناہوں سے بچاکر خدا کے فرزند ہونے کا اقتدار بخشے پیشتر اُس کے کہ ہم اس دن کو مبارک بادی اور خوشی کا باعث جان کر خوشی کریں یہہ جاننا ضروری ہے کہ آیا ہم نے یسوع مسیح کے وسیلے گناہوں کی معافی اور پاکیزگی حاصل کی ہے ؟ اور خدا باپ کے ساتھ اپنے فرزند ہونے کے رشتے کو پہچانتے ہیں اگر خدا کی روح ہماری روحوں کے ساتھ گواہی دیتی ہے کہ ہم خداوند کے فرزند ہیں تو ہم اس دن کی مبارکبادی کو محسوس کرسکتے اور دل کی سچی خوشی سے خدا کی تعریف و ستائش کرسکتے ہیں خدا کرے کہ ہمارے ہر ایک ناظر کے لئے یہہ دن مبارک ہووے ✦

اس سال لاہور کی آریہ سماج کے دو فریقوں یعنے گوشت خور اور ماسک نے اپنے سالانہ جلسے غیر معمولی دھوم دھام سے کئے گئے لالہ لاجپت رائے صاحب کی واپسی کے سبب سے بہت سے آریہ سماجی دور دراز سے تشریف لائے تھے اس واسطے حاضرین کی تعداد پچھلے سالوں سے بہت ہی زیادہ تھی دھیودالی سماج (گھاسک) نے اپنے جلسے کے ساتھ اس مہینے کی ۲و۳ تاریخ کو تمام مذاہب کا جلسہ کرنے کا بھی انتظام کیا تھا پہلے سے ہی مختلف مذاہب کے سرگروہ ممبروں کو اطلاع دیگئی تھی کہ اس جلسے میں تشریف لاکر اپنے اپنے مذہب کے متعلق مضمون پڑہیں جلسہ روزانہ شام کے چھہ بجے سے دس بجے تک ہوتا ہا ہر ایک لیکچرار کے واسطے دو دو گھنٹے مقرر تھے کل ۵ لیکچر ہوئے جو چار مذاہب کی طرف سے تھے۔

پہلی تقریر پنڈت متھرا پرشاد سناتن دھرمی کی تھی پنڈت صاحب نے اپنی تقریر کی اثنائے میں پنڈت دیانند کی نسبت کچھ ایسی باتیں کہنی شروع کیں جن کے سبب آریوں نے بری طرح ہنسنا اور کھانسنا شروع کیا اور شور وغل مچاویا ان کی تقریر کا خلاصہ یہہ تھا کہ وید الہامی کتاب ہے اور ایسا ہی توریت ـ زبور ـ انجیل اور قرآن بھی الہامی ہیں لیکن وید سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مکمل ہیں ـ ان کتابوں میں جو اختلاف معلوم ہوتا ہے وہ صرف ہماری بے سمجھی ہے ورنہ در اصل کوئی اختلاف نہیں۔

دوسری تقریر پادری علی بخش اور پادری ٹھاکرداس کی تھی اُنہوں نے جداجدا ایک ایک گھنٹے تک تقریریں کیں ـ دونوں پادری صاحبان کے مضمون بائبل کے لفظی اور معنوی الہام کی نسبت تھے انجیل میں عالمگیر گناہ کا عالمگیر علاج بتلایا گیا ہے۔

تیسری تقریر شردھے پرکاش دیو پرچارک برامہ سماج کی تھی انہوں نے فرمایا کہ جیسا دنیاوی انتظام کے واسطے قانون کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی انتظام کے لئے ایک قانون قدرت کی ضرورت ہے الہام کا کتاب میں لکھا جانا ضروری نہیں بہت بڑی الہامی کتاب صحیفہ نیچر ہے

چوتھی تقریر مرزا غلام احمد قادیانی کی تھی اس میں اُنہوں نے بیان کیا کہ الہامی کتاب میں الہی طاقت کا پایا جانا ضروری ہے کسی کتاب کا صرف پرانا ہونا اس کے الہامی ہونے کا ثبوت نہیں ہوسکتا ـ اُنہوں نے بتایا کہ قرآن شریف میں امتیازی خوبیاں یہہ ہیں (۱) قرآن کی کامل پیروی سے انسان خدا سے ہم کلام ہوجاتا ہے (۲) قرآن معجزات سے بھرا ہوا ہے (۳) قرآن کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ اپنے عالم اور قادر ہونے کا زندہ ثبوت دیتا ہے (۴) قرآن کی اعلےٰ خوبیوں میں اس کی تعلیم ہے جو انسانی فطرت کے مطابق ہے (۵) قرآن نے نجات کی حقیقی راہ بتلائی ہے اس ساری تقریر میں جیسا کہ مرزا صاحب کا دستور ہے محض دعوے ہی دعوے تھے جن کا کوئی تسلی بخش ثبوت پیش نہیں کیا گیا ✦

آخری تقریر آریا صاحبان کی طرف سے ڈاکٹر چرنجیو صاحب کی تھی ـ ڈاکٹر صاحب نے الہامی کتب کی نسبت مندرجہ ذیل شرائط کا ذکر کیا (۱) وہ سب سے پرانی کتاب ہو (۲) اس میں کوئی تاریخی قصہ نہ ہو (۳) خلاف قانون قدرت کچھہ نہ ہو (۴) جس پر کوئی الہام نازل ہو ضرور ہے کہ وہ پوتر اور پاک ہو ✦

ہم ان تقریروں کی نسبت کچھہ کہنا نہیں چاہتے کیونکہ یہ کوئی نئی دلائل نہیں ہیں جو سناتن دھرمیوں مرزائیوں اور آریاؤں کی طرف سے پیش کی گئی ہیں اور بارہا مسیحی اس کا جواب دے چکے ہیں مگر ہم وقتاً فوقتاً اس قسم کے جلسوں کا منعقد کیا جانا ملک کے حق میں ایک نیک فال خیال کرتے ہیں کیونکہ ان سے ایک فریق کے خیال اسی کے الفاظ میں دوسرے فریق کو معلوم ہوسکتے ہیں لیکن ہم اس قسم کی روح کو جیسا کہ آریا صاحبوں کی طرف سے ظاہر کیگئی بہت ہی نامناسب اور بُرا سمجھتے ہیں۔

---

۱۳ و ۱۴ و ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کو لودھیانہ میں لودیانہ کے ضلع کے مسیحی کارندوں کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی اس کانفرنس کا خاص مضمون **مسیح کی صلیب** تھا ـ اس کے متعلق اڑتیس ۱۔ہ باب میں سے بائبل کا مطالعہ مقاصد کے ہادی ڈاکٹر ای ـ ایم ویری صاحب تھے اُنہوں نے اپنی خداداد لیاقت اور روحانی تجربے سے صفائی سے دکھلایا کہ صلیب کی برکتیں کیا ہیں اور اس کو کس طرح لوگوں کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے اس کے ساتھ ہر روز صبح و شام کانفرنس بھی ہوا کرتی تھی جس میں جماعت کے شرکیوں کو بھی حصہ لینے کی اجازت تھی ان کانفرنسوں



گذشتہ چار پانچ سال سے بنگال میں ہندوستانیوں کی علمی اور صنعتی تعلیم کے لئے ایک ایسوسی ایشن قایم ہے ۷ ا ماہ حال کو چار بجے شام کے اس انجمن کی اگزکٹو کمیٹی کی چوتھی میٹنگ البرٹ ہال کلکتہ میں منعقد ہوئی۔ بابو نریندر ناتھ سین اس کے میر مجلس تھے۔ اس میٹنگ میں یہہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سال غیر ممالک میں جاکر صنعتی تعلیم پانے کے لئے دو وظیفے سو سو روپے کے اور پانچ پچاس پچاس روپے کے اور دس دس روپے کے دیئے جاویں ضرور ہے کہ ایک طالب علم بہاری اور ایک آسامی اور ایک محمدی اور ایک ہندوستانی مسیحی ہو یہہ بھی قرار پایا کہ آنے والے سال میں پچاس طالب علموں کا کرایہ غیر ممالک میں جاکر تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیا جاوے ہندوستانیوں کی طرف سے اس قسم کی کوششیں بے شک ظاہر کر رہی ہیں کہ وہ اب اپنے ملک کی حقیقی بہتری کو سمجھنے لگے ہیں یقین ہے کہ اگر لوگ اس طرح کی کوششوں میں استقلال کے ساتھ لگے رہے تو بہت جلد ہندوستان میں حیرت انگیز ترقی نظر آوے گی۔

مس فلارنس۔ نائیٹنگیل جن کو حال میں شاہنشاہ معظم کی طرف سے **آرڈر آف دی میرٹ** کا اعزاز عطا کیا گیا ہے ایک مشہور بنی آدم کی سچی خیر خواہ اور بھلائی کرنے والی لیڈی ہیں اُنہوں نے کئی لڑائیوں میں بلا کسی معاوضہ کے میدان جنگ میں جاکر زخمیوں کی خدمت کی ہے اس واسطے عام لوگ اُن کو **نرسوں کی ملکہ** کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ اب اُن کی عمر ۸۷ سال کی ہے باوجود اس قدر بڑہاپے کے اُنہوں نے ہندوستان کے دیہات کی صفائی کے واسطے ایک زبردست مضمون لکھہ کر شائع کروایا ہے یقین ہے کہ اس کا اثر ولایت کے لوگوں پر بہت ہی ہوگا اور ہندوستان کی صفائی پر آئندہ زیادہ زور دیا جائیگا

جیسا کہ پچھلے قحط کے دنوں میں ہوتا رہا ہے امریکہ کے لوگوں نے ہندوستان کے قحط زدوں کے حالات معلوم کرنے میں نہ صرف دلچسپی لی تھی بلکہ اُن کے ساتھہ عملی ہمدردی کا اظہار بھی کیا تھا اور روپے اور اناج سے بڑی دریادلی سے مدد کی تھی یہاں تک کہ کئی یتیم خانوں میں پچھلے سالوں کے قحط زدہ بچے اب تک بھی اُن کے روپے سے پرورش اور تعلیم پا رہے ہیں۔ خوشی اور نیز شکر گذاری کے اظہار کی بابت ہے کہ اس موقعہ پر پھر امریکہ کے لوگ ہندوستان کے قحط کے اصلی حالات معلوم کرنے کی نسبت دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں اور یقین پڑتا ہے کہ بدستور سابق غلے اور روپے سے یہاں کے قحط زدگان کی مدد کی جاوے گی +

گورنمنٹ ہند بنگال گورنمنٹ کی سفارش کے بموجب گذشتہ چار سالوں سے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کے چند وظیفے ایسے طالب علموں کو عطا کرتی رہی ہے جو انگلستان یا امریکہ یا یوروپ کے کسی اور ملک میں صنعتی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا چاہیں اور ان میں سے ان طالب علموں کو ترجیح دی جاتی ہے کہ جو کانوں کے متعلق تعلیم حاصل کرنا چاہیں اغلب ہے کہ قسم کے چند وظیفے سنہ ۱۹۰۸ء میں بھی دیئے جاویں گے۔ طالب علموں کو چاہئے کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۸ء سے پیشتر اپنی اپنی درخواستیں معہ اپنی اسناد کے جن میں اُن کے چال چلن۔ تعلیمی لیاقت اور اُس ملک کی زبان کا علم ہو جس میں جاکر وہ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور نیز ان کی جسمانی صحت کا بیان ہو اور یہہ بھی کہ وہ کون سا ہنر سیکھنا چاہتے ہیں بھیج دیں وہ طالب علم جو کانوں کے متعلق تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اس امر کا بھی بیان کریں کہ اس سے پیشتر ان کو کانوں کے متعلق کچھہ تجربہ حاصل ہے یا نہیں گورنمنٹ کامیاب طلباء کو جب وہ اپنی تعلیم ختم کرکے اس ملک میں آویں گے ملازمت دینے کا کوئی وعدہ نہیں کرتی ایک وظیفہ خاص کر ہندی ہونے والے طالب علم کو دیا جائے گا اگر ایسا کوئی طالب علم نہ مل سکے تو کسی اور لائق طالب علم کو دیا جاویگا۔

مولود مقدس

سنو! تو شور ہے کیسا یہہ آسماں کے بیچ
فرشتے حمد کچھہ گاتے ہیں لامکاں کے بیچ
پیام باد صبا لائی کس کی آمد کا ہو
جو بلبلیں ہیں نواسنج گلستاں کے بیچ
ہزار شکر کہ چمکا وہ نور عالم میں
تھی دھوم جس کی بڑی دیر سے جہاں کے بیچ
کھلا وہ راز نہاں ذات کبریائی کا کہ
ہے عقل جس سے پڑی وہم اور گماں کے بیچ
ہوا ہے آج تولد وہ مجبئے خالق۔
سرور و وجد میں ہوں کیوں نہ ہم جہاں کے بیچ۔
کہوں میں کیا کہ یہاں آج جشن عیسے ہے
کہ جس کے نور سے ہے نور آسماں کے بیچ
نہ کیوں ہوں خوش یہاں مرغان گلشن عالم۔
بہار آئی ہے پھر پھر کے پھر خزاں کے بیچ
وصال ابن خدا ہم نے پایا ثاقب
صدائے شکر کیوں نہ ہو میری زباں کے بیچ

بنگال ناگپور ریلوے کی ایک ریل گاڑی کو جس میں بنگال کے لفٹنٹ گورنر سر انڈریو فریزر صاحب سوار تھے بارود کے وسیلے سے برباد کرنے کی کوشش کی گئی تھی انجن تو ناکارہ ہو گیا مگر شکر ہے کہ گاڑیوں کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا +

الٰہی دوستی

ہر زمانہ میں دوستی کی تعریف وستائش کیگئی اور نظم ونثر میں اس کی خوبیوں کا بیان بھی کیا گیا ہے اس کی تعریفیں بھی بے شمار ہیں اُن میں سے چند ایک یہہ ہیں -

افلاطون کہتا ہے کہ "ٹھیک اصطلاع میں دوستی باہمی خیرخواہی ہے جو ایک فریق کو دوسرے فریق کی بھلائی کے لئے اس طرح فکرمند کردیتی ہے جیساکہ وہ اپنے لئے ہوتا ہے محبت کی یہہ خاصیت مزاج اور برتاؤ کی یکسانیت سے پیدا ہوتی اور قایم رہتی ہے"۔

فلینگ صاحب کہتے ہیں کہ "دوستی آپس کی وہ قدر اور عزت ہے جو برادرانہ مزاج سے پیدا ہوتی ہے جو اکثر شروع ہوکر ہمیشہ ایک دوسرے کی بھلائی سے پختہ کی جاتی ہے"۔

بشپ ہڈمنس صاحب فرماتے ہیں کہ "دوستی مخصوص میں ایک ایسی یگانگت یا میل ہے جس کی بنیاد باہمی مدد یا طاقت کے لئے نہ صرف عزت رہتی ہے بلکہ ہمدردی"۔

انسانی نیچر میں دوستی کے لئے قدرتی خواہش پائی جاتی ہے اور یہہ خواہش جو عالمگیر ہے انسانی روح کی گہری ضرورت کا اظہار ہے +

چار بڑی برائیاں ہیں جو انسانوں کو تکلیف دیتی ہیں اور جن سے بچنے کے لئے انسان دوستی کی پناہ ڈھونڈتا ہے +

۱۔ تنہائی۔ انسان اپنے ہم جنسوں کے ساتھہ ملکر رہنے والا مخلوق ہے اور اکیلا رہنا نہیں پسند کرتا تنہائی اس کی زندگی کی سب سے سخت آزمائش ہے ہم سب جانتے ہیں کہ سب سے بُری قسم کی قید قید تنہائی ہے وہ جو بہت عرصے تک اکیلے رہتے ہیں عموماً دیوانے ہو جاتے ہیں تنہائی کی کڑواہٹ سے بچنے کے لئے ہم دوستوں کی صحبت میں پناہ لیتے ہیں +

۲۔ غم۔ جب کوئی سخت غم ہم پر آجاتا ہے یا بُری قسم کی بیماری ستاتی ہے تو انسانی دل کے اندر ہمدردی کے لئے ایک ایسی بھوکھہ وپیاس پیدا ہوتی ہے جو کسی طرح سے مٹ نہیں سکتی ہم کبھی نہ کسی پر اپنے غموں کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کے دل میں ہمدردانہ غم پیدا ہووے مگر ہمدردی صرف دوست کے ہی دل میں پیدا ہو سکتی ہے۔

۳۔ تردد یا فکر۔ ہماری زندگی ایک اُلجھاؤ اور مشکل میں پھنسی ہوئی ہے بعض اوقات ہم اپنی مشکلات کے باعث حیران وششدر ہو جاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کیا کریں فکر کے باعث ہم دیوانے ہو جاتے ہیں اور مشورے کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا ہو جس پر کہ ہم اپنا حال ظاہر کرکے کامل بھروسہ کرسکیں کہ وہ اپنی دانائی سے ہماری مدد کرے لیکن یہہ بھروسہ ہم صرف کسی دوست پر ہی کرسکتے ہیں +

۴۔ کمزوری۔ بعض اوقات ایسے خطرے ہم کو گھیر لیتے ہیں کہ ہم ان سے بچ نہیں سکتے اور ہم پر ایسے صدمے پڑتے ہیں کہ ہم بالکل کمزور ولاچار ہو جاتے ہیں اس وقت ہم کو صلاح یا ہمدردی سے بہت زیادہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس وقت ہم کو سہائیتا یا مدد کی ضرورت ہے جو ہم کو محض ہمارے دوستوں سے ملسکتی ہے +

یہہ بڑی اور خوفناک قسم کی تکلیفیں ہیں جن کا علاج دوستی میں ہی پایا جاتا ہے دوست کی محبت سے تنہائی جاتی رہتی ہے دوست کی ہمدردی سے غم ہلکا ہو جاتا ہے دوست کی صلاح ہمارے فکر اور تردد کو دور کردیتی اور اکثر دوست کی مدد یا سہائیتا ہم کو بربادی یا ہلاکت سے بچادیتی ہے۔

اگرچہ انسانی دوستی سے ہم کو اس قدر فائدہ پہنچ سکتا ہے تو بھی زندگی میں ہمیشہ ایسے حالات آتے رہتے ہیں جہاں اچھے سے اچھے انسانی دوست کچھہ نہیں کرسکتے کسی فرض کے ادا کرنے یا موت کے سبب سے ہمارے دوست ہم سے جدا کئے جاسکتے ہیں اور ہم ان کی صحبت سے محروم رہ سکتے ہیں یا ایسے غم ہم پر آسکتے ہیں جن کی گہرائی تک وہ نہیں پہنچ سکتے اور ہمدردی بالکل فضول معلوم ہوتی ہے یا ایسے فکروں میں مبتلا ہو سکتے ہیں جن کو دور کرنا ان کی طاقت سے باہر ہے یا ایسی مشکلات میں پھنس جاسکتے ہیں کہ جن کے مقابلے میں وہ بھی ہماری مانند کمزور ولاچار ہیں۔

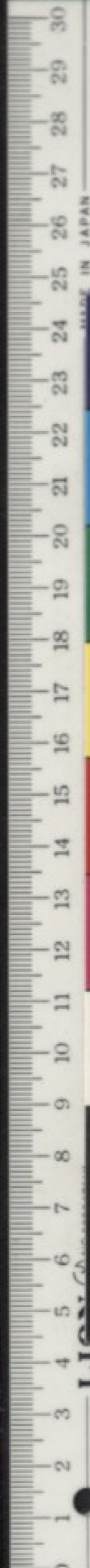
پس یہاں ایک ایسے ساتھی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ جو کبھی جدا نہ ہووے ایک ایسے ہمدرد کی جو کبھی غلط فہمی نہیں کرتا ایک ایسے دانا کی جو کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا ایک ایسے طاقتور کی جو کبھی ناکامیاب نہیں ہوتا انسانی دل کی یہہ خواہش خدا کی دوستی کے لئے ایک بھوکھہ ہے۔

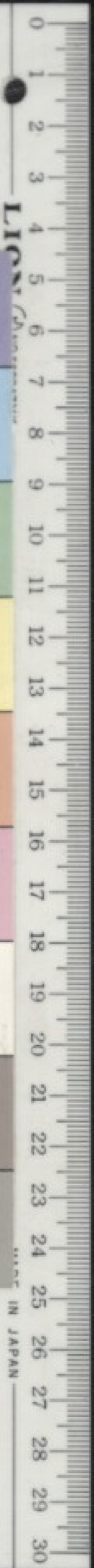
یہہ خواہش جو ہر ایک انسان کے دل میں پائی جاتی ہے مسیحی کے دل میں کامل طور سے صاف محسوس ہوتی ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی راہ ہے جو خدا کی دوستی کی طرف ہم کو لیجاتی ہے۔

ہم اس سوال کا جواب سچی دوستی کی شرائط کا بیان کرکے دے سکتے ہیں۔

۱۔ دوستی کے لئے ضروری ہے کہ **ایک سی نیچر ہو** ہم محض مجازی طور پر گھوڑے کو آدمی کا دوست کہتے ہیں دوستی میں نیچر کا رشتہ پایا جاتا ہے پس اگر ہم خدا کے دوست بننا چاہتے ہیں تو ہم "الٰہی نیچر کے حصہ دار" ہوں اور یہہ صرف نئی زندگی کے وسیلے ہو سکتا ہے۔

۲۔ ضروری ہے کہ **ایک ہی سی فیلنگ** (خیال) ہو انسان ان کو پیار کرسکتا ہے جو اس کو پیار نہ کرتے ہوں مگر دوستی باہمی ہوتی ہے اگر ہم خدا کے دوست ہونا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ خدا کی محبت کے جو ہماری طرف ہے





مقابلے میں ہم بھی اس کو پیار کریں یہاں میل وموافقت کی ضرورت پائی جاتی ہے کیونکہ ہم ذات ہی سے خدا کو پیار نہیں کر سکتے ہم اپنے برے کاموں کے باعث اپنے دلوں میں اس کے مخالف اور دشمن ہیں یسوع مسیح کی صلیب ہی پر جہاں خدا نے سب چیزوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے گناہ گار خدا کی دوستی میں قبول کیا جا سکتا ہے

۳. **کامل بھروسہ** جہاں کہیں شک ہے دوستی نہیں رہ سکتی جب تک کہ ہم یہ یقین کرنے کو تیار نہ ہوں کہ ہمارا خدا ہم سے کبھی کوئی ایسی بات نہ کرے گا جو سب سے بہتر نہ ہو تب تک اس کی دوستی کی حقیقی برکت ہماری نہیں ہو سکتی ۔

۴. **فرمانبرداری** یہہ دنیاوی دوستی کے لئے ضروری نہیں ہے مگر یہہ اس روح کے لئے جو خدا کی دوستی کو جاننا چاہتی ہے اشد ضروری ہے یسوع مسیح نے صاف فرمایا ہے کہ جو کچھہ کہ میں نے تمہیں فرمایا اگر تم کرو تو میرے دوست ہو (یوحنا ۱۵: ۱۴)

الہی دوستی کی شرائط یہہ ہیں جو بیان کی گئیں اگر ہم ان کو پورا کریں تو ہماری روحوں پر اس کا کیسا جلال آشکارا ہوگا ہم کو ایسی رفاقت حاصل ہوگی جس میں کبھی جدائی نہ ہوگی ایک ایسی ہمدردی حاصل ہوگی جو کبھی جاتی نہ رہیگی ایک ایسی دانائی جس کے سامنے سب کچھہ آشکارا ہے اور ایک ایسی طاقت میسر ہوگی جس کے لئے سب کچھہ کرنا آسان ہے ۔

ان برکتوں کے علاوہ اور بھی برکتیں ہیں جو الہی دوستی سے حاصل ہوتی ہیں ان کا ہم مختصراً ذکر کرتے ہیں ۔

(الف) **الہی بھیدوں کو جاننا** پیدایش ۱۸: ۱۷ اور یوحنا ۱۵: ۱۵ جب ہم خدا کے دوست بن جاتے ہیں تو وہ ہم پر ان باتوں کو ظاہر کرتا ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے

(ب) **الہی جلال کا دیدار** ۔ خروج ۳۳: ۱۷

(ج) **الہی کام میں شراکت** ۔ ہم اس کے ہم خدمت ہو کر اس کے بے جانوں کو بچانے کی خدمت میں لگے رہتے ہیں ۔

(د) **خداوند کی مانند** خدا کا اپنے جلال کا دیدار بخشنا تمام روحانی برکتوں میں اعلے برکت ہے اور ہم کو بتلایا جاتا ہے کہ جب ہم اس کو جیسا کہ وہ ہے دیکھیں گے تو ہم اس کی مانند ہونگے ۔

مسیح کی آمد

ہوا جب تیرا فضل ہم پر خدایا
ہمارا خداوند دنیا میں آیا ۔

مبارک ہے تو ناصرہ کی زمین
تجھے اس نے جب اپنا مولد بنایا

فقط ہم نہیں اس کی آمد کے شاکر
فرشتوں نے بھی حمد گیت گایا ۔

سٹھایا تھا انبار عصیاں نے ہمکو
یہہ بار گراں اس نے ہم سے اٹھایا

شہنشاہ عالم ہوا جب تولد ۔
فلک سے زمین تک عجب نور چھایا

وہ آیا تو دنیا نے اپنے تئیں
گناہ کی غلامی سے آزاد پایا ۔

نہیں حشر کا غم ہمیں لال چند
کہ میرا نجی ہے مریم کا جایا

قانون صحت

ہم پچھلے ہفتے صحت کے فوائد کے بارے میں اور نیز جسم کی ہڈیوں کی نسبت کہہ چکے ہیں اب ہم آگے چلتے ہیں **بند** اور **جوڑ** ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سی ہڈیاں نسوں سے جڑی ہوئی ہیں ایسے طور سے کہ وہ حرکت کر سکتی ہیں وہ نس بند یا پٹھی کہلاتی ہے اور وہ جگہ جہاں کہ ہڈی ملتی ہے جوڑ کہلاتی ہے بند سے ایک قسم کا سخت تھیلا بن جاتا ہے جس میں ہڈی کا سرا ٹھہرتا ہے ہر ایک جوڑ کی ہڈی کا ایک سرا کچھہ کچھہ گول شکل کا ہے اور دوسری ہڈی کے سرے کے لئے ٹھیک ہوتا ہے جس کی شکل کچھہ کچھہ پیالے کی سی ہے اور پیالا دوسرے میں ہو کر حرکت کرتا ہے تھیلے یا بند میں تھوڑا تیل ہوتا ہے جو دونوں ہڈیوں کے سروں میں جاتا ہے جس سے دونوں سروں کو ایک دوسرے کے اوپر پھرنا آسان ہوتا ہے ٹھیک جس طرح سے تیل پہئے کو آسانی سے گھماتا ہے پٹھے نسیں ڈھانپنے کی ہڈیوں کے اور چربی اور گوشت ہے ۔

موخر الذکر نسوں اور پٹھوں سے بنا ہوا ہے نسیں کچھہ کچھہ ہندوستانی ربڑ کی مانند ہیں اگر تم اس ربڑ کو کھینچو یہہ پھیل جاوے گا اور لمبا ہو جاوے گا اور جب چھوڑ دو وہ سکڑ جاوے گا یا چھوٹا ہو جاوے گا اسی طرح سے نسیں لمبی ہو جاتی اور سکڑ بھی جاتی ہیں وہ ہڈیوں کے ساتھہ پٹی کے وسیلے سے جس کو پٹھے کہتے ہیں لگی ہوتی ہیں جب کہ نس اس پٹھے کے وسیلے سے کھینچتی ہے وہ ہڈی کو کھینچ لیتا ہے جس کو پٹھا باندھے ہوئے ہے اور اس طرح ہڈی ہلتی ہے مثلاً تمہارے اوپر کے بازو کا سامنے کا پٹھا پھیلتا ہے اور تمہارے سامنے کے بازو کی ہڈی کو اس سے دور لے جاتا ہے اور تمہارا بازو پھیل جاتا ہے ۔

اب تمہارے اوپر والے بازو کا سامنا پٹھا کام کرتا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ جب وہ کام کرتا ہے یہہ نس کو کھینچتا ہے جس سے وہ لگا ہوا ہے یعنے نچلے بازو میں جو نیچے کے بازو کی ہڈی کو اوپر کے بازو کی ہڈی کے نزدیک لاتا ہے اور تمہارا بازو کہنی پر جھک جاتا ہے اس طریقے سے پٹھے ہڈیوں اور جسم کے مختلف حصوں کو ہلاتے ہیں ۔

گردُود گوشت کے بعض حصوں میں چھوٹے تھیلے ہیں جن کو گردُود کہتے ہیں جن سے عرق بنتا ہے جو ہمارے

جسم کے لئے بہت مفید ہے مثلاً منہ کے گوشت میں گدود ہیں جن سے تھوک بنتا ہے اور چمڑے میں گدود ہیں جن سے پسینہ بنتا ہے۔

چمڑہ اور جھلی پٹھوں اور گوشت کے اوپر چمڑہ ہے جس سے ہمارے جسم کا پردہ بنتا ہے اس میں دو تہیں ہیں باہر کی تہ جس کو ہم چھو سکتے ہیں خشک سخت اور موٹی ہے اور دوسری تہ کو محفوظ رکھتی ہے دوسرے چمڑے پر عمدہ بال اوگتے ہیں اور بعض جگہ میں جیسا کہ سر میں بال موٹے اور لمبے ہوتے ہیں دوسرے چمڑے پر دو قسم کے گدود ہیں ایک قسم کی گدود کی تھون سے تیل بنتا ہے جو چمڑے کو صاف اور روشن رکھتا ہے دوسری قسم کے گدود سے پسینا بنتا ہے ان گدود کے نکلنے کی جگہ چمڑے کے مسام ہیں جسم کے دہانوں پر مثلاً منہ۔ آنکھ اور ناک پر چمڑہ سرخ ہوکر تر پردوے کی طرح بن جاتا ہے جس کو پردہ یا جھلی بولتے ہیں یہ جھلی آنکھ۔ ناک۔ منہ۔ گلا اور ہمارے جسم کے بہت سے اندرونی حصوں میں ہوتی ہے مثلاً پیٹ میں۔

اب ہم نے سیکھا ہے کہ ہمارے بدن کے ڈھانچے میں ہڈیاں ہیں جو پٹیوں سے بندھی ہوئی ہیں اور کہ بہت جگہ بند یا پٹیاں ہڈیوں کو ملاتی ہیں وہاں جوڑ ہیں جن کے وسیلے سے ہم بہ آسانی جھک سکتے ہیں۔

ہڈیوں کے اوپر چربی اور گوشت ہے موخرالذکر میں پٹھے ہیں جو ہڈیوں کے ساتھ نسوں سے بندھے ہوئے ہیں یہ پٹھے لمبے ہو سکتے یا چھوٹے ہو سکتے ہیں اور ایسا کرنے سے وہ ہڈیوں کو ہلاتے ہیں اور دوسرے حصوں میں بدن کو بھی حرکت دیتے ہیں گوشت میں بعض جگہ گدود ہیں جن سے عرق بنتا ہے اور جسم کے سے بڑے کام کا ہے گوشت کے اوپر چمڑہ ہے جس میں دو تہیں ہیں بھیتر والی میں گدود ہے جس سے تیل نکلتا ہے اور پسینا بنتا ہے اور باہر والی میں بال اور سوراخ ہیں جن کو مسام کہتے ہیں تیل اور پسینہ ان مسامات سے نکلتا ہے باہر کا چمڑہ سخت اور کرخت ہے اور دوسرے نیچے کے چمڑے کی حفاظت کرتا ہے۔

مولود مقدس

نیا گل ہے گلستاں میں کھلا آج
ہوئی ہیں بلبلیں جس پہ فدا آج ؎

کہا باد بہاری نے یوں آکر
چمن پژمردہ پھر تازہ ہوا آج

چلی ایسی ہوائے صبح دم ہے
شگفتہ غنچۂ دل ہو گیا آج

ہے شبنم آب افشاں روئے گل پہ
ہے سبزہ زار روکش برلا آج

ندا دی غیب سے ہاتف نے آکر
مسیح ابن خدا پیدا ہوا آج ؎

فرشتے ہیں ثناخواں آسماں میں
زمین پہ ہم ہیں مشغول ثنا آج

گناہ بخشے گئے سب عاصیوں کے
ہوئی تائب خوشی حد سے سوا آج

---

۶ دسمبر کی صبح کے ۲ بجے چنگریپس کے سٹیشن پر جو کلکتہ سے ۱۲ میل کے فاصلے پر ہے ڈاکہ پڑا تمام ڈاکو جو مسلح تھے اچانک سٹیشن میں آن گھسے اور سٹیشن ماسٹر سے سیف کی چابی طلب کی ڈر کے مارے مجبوراً چابی حوالہ کرنی پڑی سٹیشن کے دیگر ملازموں نے ڈاکوؤں کو ہٹانے کی کوشش کی مگر کچھ پیش نہ چلی ڈاکو بارہ ہزار روپیہ نقد نکال کر چیت ہو گئے سٹیشن ماسٹر اور دو پورٹر سخت زخمی ہیں پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

مراسلات

بڑا دن مبارک ہو

جناب ایڈیٹر اخبار نورافشاں و دیگر مسیحی بھائیو

میں دل و جان سے چاہتا ہوں کہ آج کا بڑا دن آپ سب صاحبوں کو مبارک ہو اگر ہم اپنے یا اپنے بچوں کی سالگرہ ماننا درست سمجھتے ہیں اور نیز یہ کہ بادشاہ کی سال گرہ کو بھی ہم مانتے ہیں تو کیا جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور خداوندوں کا خداوند ہے اور جس کے وسیلے سے ہم نجات پاتے ہیں اس کی ولادت کے سبب مناسب طور پر خوشی نہ کریں؟ لیکن صرف اتنی بات یاد رہے کہ ہم ظاہری خوشی نہ کریں بلکہ ہمارے دل بھی آج خدا کی حمد کے گیت گانے اور شکرگذاری کرنے کے لئے خوشی سے پُر ہونے چاہئیں ؎

سن آسمانی فوج شریف ۔ رب کی گاتی ہے تعریف
صلح اب زمیں پر ہو۔ خوشی بنی آدم کو ؎
اے سب قوموں خوشی سے ۔ گاؤ ساتھ فرشتوں کے
بیت لحم میں اب سبھی ۔ پیدا ہوا آج مسیح

اول ہم مقدس متی کی انجیل کے دوسرے باب کی آیت ۱۰ میں دیکھتے ہیں کہ مجوسی لوگ بھی دکھ تکلیف اُٹھا کے ستارے کو یعنی یسوع مسیح کو دیکھنے گئے اور جب ستارے کو دیکھا تو بہت ہی خوش ہوئے یہاں تک کہ اپنی اپنی جھولیاں کھول کے سونا اور لوبان اور مُر اس کے نذر کیا اور علاوہ اس کے جو پیشگوئیاں مسیح کی نسبت پہلے سے کی گئیں پوری ہوئیں مثلاً جو پیشین گوئی مقدس لوقا کے پہلے باب کی ۲۶ سے ۳۵ آیت تک میں درج ہے کہ چھٹے مہینے جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا

نام ناصرت تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی اور کنواری کا نام نام مریم تھا فرشتے نے اس کے پاس اندر آ کر کہا سلام تجھ پر فضل ہوا ہے۔ خداوند تیرے ساتھ ہے وہ اس کلام سے بہت گھبرائی اور سوچنے لگی یہہ کیسا سلام ہے فرشتے نے اس سے کہا اے مریم خوف نہ کر خداوند کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام یسوع رکھنا وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالےٰ کا بیٹا کہلائیگا اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا۔ اور وہ یعقوب کے گھرانے پر بادشاہی کریگا اور اس کی بادشاہی کا آخیر نہ ہوگا مریم نے فرشتے سے کہا یہہ کیوں کر ہوگا جس حال میں مرد سے واقف بھی نہیں۔ اور فرشتے نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالےٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالیگی اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے خدا کا بیٹا کہلائیگا۔

اگرچہ ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ خداوند کی ماں مریم اور اس کا شوہر یوسف شہر ناصرہ کے رہنے والے تھے لیکن خداوند ناصرہ میں بلکہ میکاہ نبی کی پیشینگوئی کے موافق شہر بیت لحم میں پیدا ہوا میکاہ نبی کی کتاب ۵ باب ۲۰ آیت اور یہہ بھی یاد رہے کہ یوسف اور مریم بڑے خاندان سے تو تھے لیکن غریب تھے اور نیز یہہ کہ بیت لحم میں بہت آدمی تھے اس سبب سے ان کو ایک سرائے میں رہنا پڑا اور اس سرائے میں اُسی مقام پر ہمارے منجی پیدا ہوئے اور چرنی میں رکھے گئے اور پھر یہہ کہ خداوند کسی بڑے محل میں پیدا نہیں ہوئے بلکہ ایک چھوٹے درجہ کے آدمی کے گھر میں جو بڑھئی کا کام کرتا تھا پیدا ہونا پسند کیا اور اُسی وقت خدا نے یسوع مسیح کے پیدا ہونے کی خبرات کو فرشتوں کی معرفت چند چرواہوں کو جو میدان میں اپنے گلہ کی نگاہ بانی کرتے تھے اس طرح سے دی کہ خداوند کا ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا اور خداوند کا نور اُن کے چوگرد چمکا وے نہایت ڈر گئے فرشتے نے کہا ڈرو مت گھبراؤ مت دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو ساری امت کے واسطے ہوگی۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا جو مسیح خداوند ہے!!

پیارے مسیحو ہم تیسری آیت میں کیا بڑی خوبی دیکھتے ہیں کہ جس صلح کا پیغام پہونچا یعنی لوگ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے سبب خدا کی بڑی عزت کے ساتھ حمد کرنے لگے کیونکہ ان کے لئے یہہ بڑی خوشی کا موقع تھا عزیز مسیحی جوانو اگر ہم بھی اپنے خداوند کی پیدائش کی بابت کچھ دریافت کرنا چاہیں تو ہم لوگوں کو بھی چاہئے کہ اس بات پر غور کریں کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح جو آج کے دن پیدا ہوا وہ کون تھا اور کیوں اس دنیا میں آ کر مجسم ہوا ہم مقدس یوحنا کے قول کے موافق دیکھتے ہیں کہ کلام مجسم ہوا جیسا کہ یوحنا کی انجیل پہلا باب پہلی آیت میں ذکر ہے کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ جو آج کے دن پیدا ہوا وہ کوئی انسان نہ تھا اور نہ وہ کوئی فرشتہ مثل جبرائیل یا میکائیل کے تھا اور نہ وہ ایسا مخلوق تھا جسے خدا نے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے سب سے پہلے پیدا کیا بلکہ وہ خدا کا ازلی بیٹا تھا جو باپ اور روح القدس کے ساتھ واحد خدا ہے جیسا کہ یوحنا ۱۵:۱۰ میں لکھا ہے کہ میں اور باپ ایک ہیں پھر کلام مجسم ہوا یعنی انسان بنا جس طرح سے کہ روح اور جسم ملکر ایک انسان ہوتا ہے اسی طرح سے خدا اور انسان ملکر ایک مسیح ہوا روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہوا وہ معمولی طور پر نہیں بلکہ غیر معمولی طور پر کنواری مریم سے پیدا ہوا اور اس میں کسی طرح کا گناہ نہ پایا گیا اور نہ اس کے منہ میں چھل بل پایا گیا یسعیاہ ۵۳ باب ۹ آیت اور پہلے پطرس ۲۲:۲

دوئم۔ کلام کیوں مجسم ہوا یعنی یسوع مسیح کیوں پیدا ہوا وہ اس لئے مجسم ہوا کہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے چھڑائے۔ متی پہلا باب ۲۱ آیت پھر کلام اس لئے مجسم ہوا کہ آدمیوں کو نجات اور روحانی زندگی دیوے پھر کلام اس لئے مجسم ہوا کہ مجھ کو اور سب گنہگار لوگوں کو جو گناہ کے سبب خراب ہو گئے چھڑا کر کے خدا سے میل کرائے یوحنا ۳ باب ۱۶ اور ۱۷ آیت۔ دوسرے قرنتیوں ۵ باب ۱۸

سوئم کلام مجسم ہونے سے کیا نتیجہ نکلا ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح ۳۳ برس دنیا میں رہا اور اس نے آدمیوں کو ایسی تعلیم دی جیسے پہلے کسی نے کبھی نہ دی اور نہ اب کوئی دے سکتا اور اس نے اپنا نمونہ بھی دکھایا دیکھو یوحنا ۱۳ باب ۵ پھر صبر کے ساتھ دکھ بھی اٹھایا اور اپنا بیش قیمت خون ہم گنہگاروں کی مخلصی کے لئے بہایا اور تیسرے دن جی بھی اُٹھا اور آسمان پر جا کر روح القدس کو نازل بھی کیا اور اس وقت سے لاکھوں آدمیوں نے اس پر ایمان لانے سے نجات اور روحانی زندگی پائی جو کسی نبی یا اوتار سے نہیں ملی کیونکہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند کی اور اس کی مسیح کی ہوگئیں مکاشفہ ۱۱:۱۵

اخیر میں۔ میں صرف ایک بات کا اور ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے دن سے پاک بننے کی کوشش کریں کیونکہ جب فرشتہ خواب میں یوسف کو دکھلائی دیا تو یوسف سے کہا کہ تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچاوے گا اور یسوع کے خاص معنے بچانے والے کے ہیں اور نیز یہہ کہ ہمارے خداوند کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہمیں فقط گناہوں کی سزا سے نہیں بلکہ وہ خود ہم کو گناہوں سے بھی بچاتا ہے پس لازم ہے کہ ہم پاک بننے کی کوشش کریں کیونکہ پاکیزگی کے بغیر کوئی خداوند کو نہ دیکھیگا مبارک وے ہیں جو

پاک دل ہیں کیونکہ وے خدا کو دیکھینگے۔ متی ۵ باب ۸ اور جو آدمی یسوع مسیح پر ایمان لانے کی کوشش کرتے ہیں اور پاک بننے کی بھی انہیں کے واسطے بڑا دن مبارک ہو سکتا ہے اور جو انسان کوشش نہیں کرتے ہیں ان کے لئے میرے بھائیو کوشش کرنی چاہیئے کہ جب تک وے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر کے اُس کی پاک کلیسیاء میں شامل نہ ہو جائیں دعا کر کے اور خداوند کا کلام لے کر کے سناتے اور ڈھونڈتے پھریں اور جب وے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر اس کی پاک کلیسیاء میں شامل ہو جائیں تب اور بھی ہمارے لئے مبارک خوشی کا بھرا سچا بڑا دن مبارک ہوگا اور پھر ہم پڑوسیوں اور دوستوں کو بلا کر کے یہ کہہ سکتے ہیں آؤ بھائیو۔ آؤ بہنیو میرے ساتھ بڑا دن کرو کیونکہ میں نے کھوئی ہوئی بھیڑ پائی خدا ایسا ہی کرے آمین۔ الراقم نفتالی سالومن ایس۔ پی۔ جی مشن کرنال ÷

بڑا دن مبارک ہو

مولودِ مقدس

آج عالم میں مسیحائے زماں آتے ہیں
رونق افزا و شمع بزم جہاں آتے ہیں

ناظرین وناظمین! آج وہ مبارک اور مقدس دن ہے کہ جس کی انتظاری عنقریب چار ہزار برس پیشتر سے ہو رہی تھی اور جس کی نسبت قریباً ہر ایک چھوٹے اور بڑے نبیوں نے الہام الٰہی سے ملہم ہو کر کچھ نہ کچھ اپنے چھوٹے اور بڑے صحیفوں میں جو کہ کتاب مقدس یعنی بیبل میں مندرج ہیں مختلف مضامین کے پیرائے میں فرمایا ہے اور جن کی انتظاری نہ صرف نبیوں بلکہ ایمان کے معتقد تمام ایمانداروں اور خداپرستوں کو نہایت بے قرار کر رہی تھی اگر اس انتظاری و بیقراری کا پورا حال لکھا جائے تو شیک طوالت کا اندیشہ ہے اس لئے اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ آج کا دن ہزاروں سالوں کی انتظاری کا فرحت بخش اور مقدس دن ہے اور نہ صرف بنی آدم کی گم گشتگی اور تلافی کا دن ہے بلکہ جمیع خلقت کی بحالی کا دن ہے جو کہ آدم کے گناہ کے باعث منہدم ہو چکی تھی غرضیکہ کل بربادی و اضطرابی سے بری ہونے کا اور خالق مطلق کے ساتھ ازسرِنو صلح اور میل کرنے کا مبارک دن ہے۔

اس مبارک اور مقدس دن کے فرشتگان بھی منتظر تھے اور اس میں شک نہیں کہ شیطان بھی حسرت کے ساتھ اس انتظاری میں تھا کہ وہ عمانوئیل جو دنیا میں گنہگاروں کا منجی ہو کر آنے والا ہے وہ جس وقت آوے گا تو میں بھی بڑی حکمت عملی سے اپنا آزمائشی حملہ اس پر کرونگا کہ جس سے اس کو بھی آدم اول کی طرح برگشتہ کروں کیونکہ اس کو اس بات کا علم ضرور ہوگا کہ وہ آدم ثانی ہے۔

قوم یہود جس میں منجئے جہان نے مجسم ہونا تھا وہ خاص طور سے منتظر تھی اُن کی انتظاری ابتری کی حالت میں زیادہ ہوتی جاتی تھی جب کہ اُن کے اوپر زیادہ تکلیفات آئی تھیں اور اسی باعث وہ مسیح موعود کے زیادہ منتظر تھے اس زمانے میں اُن کی حالت خصوصاً تنزلی کی حالت تھی اُن کی سلطنت نابود ہو چکی تھی اور ہر طرح سے وہ ذلیل ہو چکے تھے اس باعث بھی اُن کی انتظاری بڑی گرمجوشی و خواہش کے ساتھ تھی کیونکہ وہ اس امر کے خواہاں تھے کہ جب مسیح موعود آویگا تو اُن کو ایسی شکستہ حالت سے رہائی بخشیگا مگر وہ انتظاری کرتے کرتے بیدل ہو گئے تھے کیونکہ خداوند کے طرح دینے کا زمانہ ہنوز پورا نہیں ہوا تھا اس لئے اور بھی تاخیر ہوئی مگر جب وہ زمانہ ختم ہو چکا اور دنیا اپنی حکمت سے خدا کے سامنے بحالی کا درجہ نہ پاسکی تب خدا نے اپنے قدیمی وعدے کو یاد فرمایا اور اپنے پیارے بندوں کی تمام پیشنگوئیاں کے حرف بہ حرف پورا کرنے کے وقت کو وقوع میں لایا یعنی عین وقت پر ابن خدا ابن آدم بن گیا۔ اے زمین! خوشی کا نعرہ مار کہ تیری نجات کا دن آپہنچا ؎

آئے اپنے وعدۂ وصلِ غریباں پہ مسیح
منقطع تائب مری اخترِ شماری آج ہے

آہ! کیا مبارک اور مقدس دن آفتاب کے طلوع ہونے سے نکلا کہ جس سے تمام عالم کی کایا پلٹ گئی موت کے عوض زندگی۔ لعنت کے عوض برکت۔ بدبختی کے عوض خوش حالی۔ عدل کے عوض رحم۔ قہر کے عوض فضل۔ جنگ کے عوض صلح۔ دوزخ کے عوض بہشت

آہ! کیا مبارک یوم النجات ہے جس میں خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ خدا کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش جہاں کا نور الٰہی جاہ و حشمت رکھتے ہوئے اس عالم آب و گل میں شکل انسان میں وارد ہوا ؎

تائب تھے طارم گردوں پہ ثنا خوان ملائک
جس وقت کہ تو صورت انسان میں آیا

آہ!! کیسی عجیب بات ہے کہ عالم کی نجات یعنی ابن خدا۔ نہ کسی شہنشاہ وقت کے محلوں میں نہ کسی امیر کی بارگاہ میں نہ کسی دولت مند کی آرام گاہ میں اور نہ کسی مشہور خاندان میں بلکہ ایک غریب بے زر نجار کے گھر میں پیدا ہوا۔

آہ! کیا حیرت کا مقام ہے کہ پیدائش کے وقت سامان آرام کی بجائے لٹکنے کا مکان بھی میسر نہیں۔ وہ جس کی انتظاری زمانوں سے ہو رہی تھی وہ آج بے کسی کی حالت میں بیت اللحم کی سرائے کی چرنی میں موجود ہے انسانوں میں اگرچہ اُس کو کوئی نہیں جانتا تھا مگر دیکھو آسمانی فوجوں میں نعرے بلند ہیں فرشتگان خوشیاں منا رہے ہیں۔ خدا کے رحم کی



تعریف گار ہے ہیں اس کے پیار کا مضمون ان کی ثنا کا گیت ہے۔ شکروں کے شکر خوشی کر رہے ہیں تعریف کے آوازے بلند ہیں حیرت کی جا ہے کہ بادشاہوں کو اس بادشاہ کی پیدائش کی جو کہ تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے مطلق خبر نہیں مگر غریب گڈریوں کو فرشتے خبر دیتے ہیں اور خوش خبری سنا کر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ جا کر اُسے دیکھیں

اے میرے عزیز بھائیو! کیا آج بھی آسمان کے مقدس آپ لوگونکو یہہ خوش خبری نہیں دے رہے ہیں کہ آؤ اور مسیح کو دیکھو۔ اس حالت میں نہیں جو کہ چرنی کی تھی بلکہ جلالی حالت خدا کے دہنے ہاتھ پر تخت نشین ہونے کی حالت میں دیکھو۔ وہ جو ایک وقت بے کسی کی حالت میں تھا اب جلال کی حالت میں ہے وہ جو ایک وقت مجرم کی حالت میں تھا جبکہ وہ ہمارا قائمقام بنا اب وہ ایک حاکم بلکہ بادشاہ کی حالت میں ہے وہ جو ایک وقت موت کے بندھن میں رہا اب موت پر حکمران ہے اور اُن کو جو آکر اس کو دیکھتے ہیں یعنی اس پر ایمان لاتے ہیں موت کی غلامی سے رہائی بخشتا ہے اور کہتا ہے کہ میں راہ حق اور زندگی میں ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ہلاک نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے "

ندا دی ار رحمت نے کھڑے ہو کر یہہ بیکل میں
کہ آب زندگی دیتا ہوں آئے جس کا جی چاہے

کیسا عجیب نظارہ ہے کہ بنیئے دو جہان۔ خدا مجسم۔ ایک بچے کی شکل میں آج بیت اللحم میں موجود ہے جہان کا نجات دہندہ نجات کے ضروری اور اہم کام کے لئے دنیا میں آگیا کلام مجسم فضل و راستی سے بھر پور ہو کر ہمارے درمیان آیا ہے اے مسیحی مومنیں! کیا آپ اپنی آوازوں کو فرشتوں کی حمد و ثنا کے ساتھ نہ ملاو گے اور نجات دہندے کے آنے کی بشارت دینے کے لئے اپنے قدموں کو آگے نہ بڑھاؤ گے اگر دوسروں کے لئے آج کا دن مبارک نہ ہو تو کیا آپ بھی اس مبارک اور مقدس موقع کو جس پر آپ کی سرفرازی کا دارومدار ہے ایک معمولی طور سے دنیادی کاروبار میں مصروف ہو کر کھو دو گے یا خوشی و خرمی سے بھر کر ملک اسرائیل کے فرشتوں کی جماعت کے ساتھ ثنا الہٰی کے نعرے بلند کرو گے

اے میرے عزیز بھائیو جس طرح کہ یہودی قوم اپنی شکستہ اور ناداری کی حالت میں مسیح موعود کی منتظر تھی کیا اسی طرح ہم اپنی گناہ کی شکستہ حالی میں اس کے منتظر نہیں ہیں لیکن اب تو وہ مسیح موعود اس دنیا میں آگیا ہے ہماری انتظاری خوشی کے لمحوں میں بدل گئی ہے وہ مسیح موعود کہ جس نے ایک معنوں میں قوم یہود کی شکستہ حالی کو بحال کیا۔ کیا ہمیں بھی گناہ کی شکستہ حالی سے رہائی دے کر بحال نہیں کرتا ہم نے جو گناہ کے سبب خدا سے دور پڑ گئے تھے مسیح موعود کی راستبازی کے سبب کیا پھر خدا سے ملاپ نہیں کیا ہے؟ اگر نہیں کیا ہے تو ہماری حالت بیشک پر خطر ہے۔ مسیح موعود ایک دفعہ دنیا میں آگیا اور ایک ہی دفعہ گنہگاروں کے گناہوں کا کفارہ بھی دے چکا۔ کیا آپ بار بار اسے مصلوب کرنا چاہتے ہو یا پھر تھوما کی طرح اس کے ان زخموں میں جو کہ اس نے ہماری خاطر صلیب پر کھائے اپنی انگلی ڈالنا چاہتے ہو؟ او کتنی بڑی کم اعتقادی ہے اگر ہم پھر ایسا کرتے ہیں بیت اللحم میں اس کے پیدا ہونے کی حالت کو دیکھو صلیب پر اس کے دکھ کا خیال کرو گتسمنی باغ میں اس کا پسینہ خون کے قطرے بن کر ٹپک رہا ہے۔ ہائے شاگرد سو رہے ہیں اے گنہگارو یہہ سب کچھ مسیح موعود نے تمہارے ہی لئے دکھ اٹھائے ہیں تاکہ تم گناہ کی غلامی سے نکل کر ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو۔

الراقم جارج ملٹن تائب لودیانوی

مولود شریف

لاونی

دنیا کے واسطے راہ کھلی نصرانی
آیا سچا رہنما مہر ہوئی ربانی ٹیک
ہے ہاں مسیح کو چھوڑ دے تو نادانی
بن اس کے بندے رہیگا تو گیانی
ہم نے کوچہ عیسیٰ کی خاک سنت چھانی
لا خوب عجوبہ لعل مجھے لاثانی ٹیک
تو نے پیارے دل میں اپنے کیا ٹھانی
آیا سچا رہنما مہر ہوئی ربانی ٹیک
ہوئی گناہ گاروں کے لئے ایک قربانی
برخلاف سنتے جھوٹی بہت کہانی
کیوں وقت قیمتی کھوتا ہے حیرانی
آ یسوع مسیح کے پاس ہاں سیلانی
دنیا میں رہ کر کیوں کرتا ہے ایمانی
آیا سچا رہنما مہر ہوئی ربانی
ہو روح القدس کی پاس اگر نشانی
آثار نمایاں کرتی ہے پیشانی۔
دریائے مسیح سے پیتے ہیں جو پانی
ہیں روح ان کی کبھی ہو دیگی فانی
مت پوچھ بتوں کو کیوں ہوتا خفقانی
آیا سچا رہنما مہر ہوئی ربانی
بس تھوڑے دن کی یہاں سمجھ مہمانی
پھر آخر مرنا ہو گا تجھے پرانی ہو ٹیک
اب خیال ترک کر دے دل سے شیطانی
کر بسر مسیح میں گل اپنی زندگانی
ہر ایک بشر اب ہو جائے روحانی
آیا سچا رہنما مہر ہوئی ربانی

گلدستۂ اخبار

بحوالہ اشتہار پنجاب گورنمنٹ نمبری ۴۰۰ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۰۷ء منشی برکت علی ایم اے و ذکاالدین خان ایم اے کو کیٹی ممتحان نے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے مقابلہ کے امتحان میں جو یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء اور اس کے بعد کی تاریخوں میں ہوا کامیاب امیدوار قرار دیا ہے +

یورپ کی بعض سلطنتوں میں پھانسی کی سزا دینے کا بالکل دستور نہیں وہ اس سزا کو نہایت بے رحمانہ سمجھتے ہیں اب انگلستان میں تحریک ہو رہی ہے کہ سلطنت انگریزی میں بھی یہ سزا موقوف کر دی جائے۔

اسی طرح سزائے تازیانے کی موقوفی کے لئے بھی وزیر ہند پر بہت زور ڈالا گیا ہے واقعی سزائے تازیانہ نہایت وحشیانہ اور بے تہذیبی کی سزا ہے اس کا موقوف ہو جانا ہی بہتر ہے **دہلی** میں عنقریب ٹریموے گاڑیاں جاری ہونے والی ہیں یہ گاڑیاں بجلی کی طاقت سے چلیں گی اس کا کام اب ختم ہونے کو ہے اور امید کی جاتی ہے کہ بڑے دن تک گاڑیاں چلنے لگیں گی **صوبہ** جات متحدہ میں فن باغبانی کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے سہارن پور اور لکھنؤ کے باغات میں اُردو لکھے پڑھے نوجوانوں کو یہہ فن سکھلایا جائے گا۔ ۱۱ ماہ کا عرصہ ہوا راجپور بھٹنڈہ لائین کے سٹیشن بزالہ کے قریب کسی شخص نے ایک بیس سالہ نوجوان بنگالی عورت کو قتل کر کے اس کے تین مہینے کے بچے سمیت گاڑی سے نیچے پھینکدیا تعجب ہے کہ اب تک نہ کوئی اس عورت کا والی وارث پیدا ہوا اور نہ قاتل کا پتہ چلا بچہ تاحال زندہ ہے **وہ** جھنڈا جو نیلسن کے جہاز وکٹر نامی پر لہرا رہا تھا اور جس سے اسکی لاش جب کہ سمندر سے گرین وچ ہسپتال کو لے جائی گئی ڈھانپی گئی تھی لندن میں قریباً ڈھائی ہزار روپئے کو فروخت ہوا ہے اور وہ جھنڈا جو اُس کے جنازے کی گاڑی پر لہرا رہا تھا چار سو روپے کو فروخت ہوا ہے جو ہندوستانی تحصیل علوم کے لئے ولایت جائیں گے ان کی حفاظت و امداد و رہنمائی کے لئے ولایت میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے **لاٹ** صاحب بنگالہ کی سپیشل ٹرین کے اُڑانے کی کوشش کرنے والے کا پتہ بتانے والے کو سرکار کی طرف سے ایک ہزار روپیہ انعام ملیگا **ریلوے** سٹیشن پر حملہ کر کے ۱۲ ہزار نقد لوٹنے والوں میں سے ایک ملزم پکڑا گیا کہتے ہیں کہ اس کا تعلق پہلے اخبار سندھیا سے تھا **سلطان** روم نے تاکیدی حکم دیا ہے کہ حجاز ریلوے جلد تعمیر کی جائے کہ سے ارفات تک اور کہ سے مدینہ تک یہہ ریلوے آئندہ موقعہ حج تک تیار ہونی لازمی ہے **زولوؤں** کے سردار ڈینی زولو کی تعلی اطاعت سے آیندہ اندیشہ جنگ نہیں معلوم ہوتا تاہم فوجی تیاریاں احتیاطاً قائم ہیں برما کے جنوبی علاقہ شان میں زمین۔ لوہا اور تانبا نکالنے کا اجارہ لندن کے ساہوکاران نے حاصل کیا ہے **ماہ** نومبر گذشتہ میں دھارواڑ کی نویافتہ کان سے ۵۲۷ اونس سونا نکالا گیا ہے **بمبئی** سے سندھ تک براہ راست ریلوے کی آخری پیمائش شروع ہوگئی ریاست کچھ کا علاقہ چھوڑ دینا پڑا۔ **الموڑہ** میں ایک زراعتی و حرفتی نمایش ۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء کو شروع ہوگی اور ۱۸ تک رہے گی **کلکتہ** میں اس بات کی سخت شکایت ہے کہ بعض نواحوں میں راہ چلتے انگریزوں پر پتھر پھینکے جاتے ہیں اور اس کی خرابی ناقابل برداشت ہے۔ **حال** کی آتشزدگی سے جو گودھرا میں ہوئی افسوس ہے کہ گجراتی زبان کی یونیورسٹی لائبریری جل کر راکھ ہوگئی اس میں مختلف قسم کی پانچہزار کتابیں تھیں جو بڑی محنت و تلاش سے جمع کی گئی تھیں گجراتی بھاشا کے شوقین اس مجموعہ پر فخر کرتے تھے مالیت نقصان کی چھہ سات ہزار سے کم نہ ہوگی **بیرنگ** ہائی سکول بٹالہ کے سابق طالب علموں کا ری یونین پیر کے روز ۳۰ دسمبر کو منعقد ہوگی تمام سابق طالب علموں کی دعوت کی جاتی ہے اور درخواست ہے کہ وہ اپنے تشریف لانے کی نسبت پرنسپل صاحب کو مطلع کریں۔

انعام!! انعام!!! انعام!!!

نور افشاں کے ہر ایک ایسے خریدار کو جو ۱۹۰۸ء کے اپنے پیشگی چندے کے علاوہ ایک اور نئے خریدار کا ایک سال کا پیشگی چندہ منیجر نور افشاں کے پاس بھیج دیوے تو ہم ستیارتھ پرکاش درپن یا گنجینہ اسلام میں سے جو وہ چاہے مفت محصول ڈاک بھی ادا کر کے اُس کے پاس بھیج دینگے یہہ دونوں کتابیں ہر ایک مسیحی کے لئے عموماً اور مناد کے لئے خصوصاً بہت ہی مفید اور ضروری ہیں امید ہے کہ نور افشاں کا ہر ایک ناظر کوشش کر کے ایک اور نیا خریدار پیدا کرے اور اس کی قیمت پیشگی ادا کر کے اس انعام کو حاصل کرے گا +

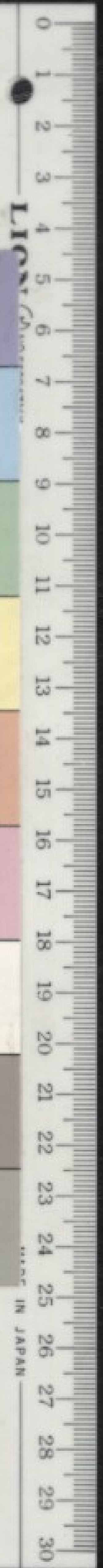
المشتہر

منیجر نور افشان لودیانہ

ضروری التماس

آیندہ سے ہر طرح کی خط و کتابت اور مضامین متعلقہ نور افشاں اور تبادلے کے اخبار اور ریویو کے لئے کتابیں۔ **ایڈیٹر نور افشان لودھیانہ (پنجاب)** کے نام ارسال کی جاویں +

افسوس ہے کہ مسٹر بوس سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول لودیانہ عمر ۷۰ سال ۱۷ دسمبر ۱۹۰۷ء کو انتقال کر گئے خدا اُن کے پس ماندگان کو تسلی بخشے +



اشتہارات

مخزن مسیحی۔ یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو و انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ مسیحی کارندوں کی عملی اعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی توجہ دیجاتی ہے۔

شرح چندہ حسب ذیل ہے

عوام سے	عا	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" پچیس " "	عہ	"
" پندرہ " "	۱۲	"
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲	"

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے جملہ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر

ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد

ضرورت

برنگ ہائی سکول ٹبالہ کے لئے ایک جونیر اینگلو ورنیکلر سند یافتہ مسیحی استاد کی ضرورت ہے درخواستیں معہ اسناد پرنسپل سکول مذکورہ کے نام آنی چاہئیں +

ضرورت

ایک کرسچن بورڈنگ ہوس میں کام کرنے کے لئے ایک ہوس فادر کی ضرورت ہے جو نہایت ہی معتبر اور قابل شخص ہو اگر وہ بائبل ٹیچری کا کام بھی کرے گا تو اُس کو خاص تنخواہ ملسکتی ہے درخواستیں بنام پادری ڈبلیو پی ہیرس سی ایم ایس نارووال پنجاب آنی چاہئیں +

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۳۲ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھہ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۰ بیوگان اور خاندانوں کو ۵، ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے جو یہہ رقم اس کل رقم سے دو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے ہندکا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

پادری والٹر بے کلارک صاحب ایم۔ اے خنگ ڈاکر کنز دنکھا السیہ

دی متر ا

یہہ ایک ماہواری مشنری جرنل ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک صرف ۲ چھ آنے نمونے کی کاپی مفت روانہ ہوتی ہے

المشتہر

یو کے۔ ماجھی۔ گوپال گنج فریدپور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر ضمیمہ ۱۲ معہ ضمیمہ عا
" " معہ محصول ڈاک عا ؎

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم آٹھواں حصہ	۶	بہر	ے
چوتھائی کالم	بہر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہے
پورا کالم	عہ	ہے	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	سہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ مابعد کے لئے ۱ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول بہر
" آمٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

کرسمس کا ہفتہ۔

کرسمس کا ہفتہ سارے ہندوستان کے لئے ایک ضروری ہفتہ ہے جہاں ہمارے مسلمان بھائیوں کی کانفرنس کراچی میں ہوگی وہاں پولیٹکل معاملات سے دلچسپی رکھنے والے ہندو اور مسلمان صاحب اس سال سورت میں جمع ہونگے سورت میں علاوہ کانگریس کے دیگر سوسائٹیوں کے بھی سالانہ اجلاس ہونگے سوشیل کانفرنس انڈسٹریل کانفرنس اور ٹمپرنس کانفرنس کے اجلاس کی خبر پہلے چھپ چکی ہے اب سنا ہے کہ علاوہ ایک سودیشی کانفرنس کے ہمارے برہمو بھائی بھی حسب معمول کانفرنس کریں گے اُن کے ساتھہ ہی ایک معمولی سی نمائش بھی ہوگی جہاں سورت کے تمام ہنر گھر دکھائے جائیں گے ہمارے اہل وطن کو یہہ ہفتہ مبارک ہو امید ہے کہ وہ غیر معمولی تعداد میں سورت جائیں گے کیونکہ اب کے کئی انگریز صاحبان ہندوستانیوں کے جوش خروش کو دیکھنے کے لئے خاص طور پر تشریف لائے ہیں اور وہاں موجود ہونگے دریں اثناء

خمسہ بر غزل واعظ

میلاد شریف

عالی دماغ آج ہو ہر اک طیور کا — ہر جا پہ اُڑ رہا ہے ترانہ زبور کا
سامان جہاں میں ہو رہا کس کے ظہور کا — عالم گھروں میں گرجوں میں عالم ہے طور کا
ہر اک مسیحی دیکھئے بُقعہ ہے نور کا

ہے خوش نصیب جس نے کہ پائی ہو زندگی — ابن خدا نے جس کو بلائی ہے زندگی
روح و بدن میں جس کے سمائی ہو زندگی — جاگیں جہاں کے مُردے کہ آئی ہے زندگی
نرسنگا پھونک دیجئے عالم میں صور کا

اُس پر نہیں ہے موت کا مطلق اثر رہا — جس نے مسیح پاک کا دامن پکڑ لیا
لعذر سے اُس نے مُردے کئے زندہ بارہا — قم کی صدا سے اُٹھینگے مُردے ہزارہا
بیدار بخت ہوویگا اہل قبور کا

میزان آج ہو گئی پوری حساب کی — بگڑی بنی ہے بات حساب و کتاب کی
طاقت کہاں تھی ہم میں سوال و جواب کی — لطف و کرم کی نظر ہو جس پر جناب کی
روشن دماغ ہوتا ہے اُس بے شعور کا

ہم بیکسوں کا ہوتا ہے لو دیکھو کام آج — تاریکی دور ہو گئی روشن ہے شام آج
آب حیات سے وہ کرے تازہ کام آج — ملتا ہے خوان یغما سے اُس کے طعام آج
کوئی ذکر نہیں ہے یہاں چُور بھور کا

بیت اللحم میں سینا کا نظارا دیکھ لو — میلاد پاک آج ہے گرجا میں آؤ تو
فضل خدا کا سایہ وہاں دم میں تم پہ ہو — دیدار خاکساروں کو ملتا ہے دوستو
واں پر گذر نہیں کسی صاحب غرور کا

اُلفت کا اپنی ایک مجھے جام دیجئے — بخشش کا اپنے فضل سے پیغام دیجئے
نور اک آسمان سے صبح شام دیجئے — واعظ کو اپنے قدموں میں آرام دیجئے
تھکا ہوا ہے ماندہ مسافر ہے دور کا

(دہلی میں ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ڈی اڈیٹر ومینیجر نورافشاں کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیراہتمام وائیلی برادر کے چھپا)